دوملکوں کی کرنسیوں کا ادھار تبادلہ

چوتھا فقہی سمینار منعقدہ: ۲۷-۳۰ رمحرم ۱۴۱۲ھ مطابق ۹-۱۲ راگست ۱۹۹۱ء، سبیل السلام، حیدرآباد

دوملکوں کی کرنسیوں کے باہمی تبادلہ کے مسئلہ میں اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا) کی طرف سے منعقد ہونے والے دوسرے فقہی سمینار میں یہ طے ہو چکا ہے کہ دوملکوں کی کرنسیاں دوجنس ہیں جن کا باہمی تبادلہ کمی بیشی کے ساتھ جائز ہے۔

چوتھے سمینار میں یہ مسئلہ زیر بحث آیا کہ دوملکوں کی کرنسیوں کے تبادلہ میں عوضین پر فوری قبضہ مجلس عقد میں ضروری ہے یا نہیں؟ شریک علماء کے دو رجحانات سامنے آئے: ایک رائے یہ ہے کہ مجلس عقد میں ہر دو عوض پر فوری قبضہ ضروری نہیں، ایک عوض پر قبضہ کافی ہے؛ کیونکہ نوٹوں کی حیثیت کلی طور پر سونے چاندی جیسی نہیں کہ یہ اعتباری اور اصطلاحی اثمان ہیں۔

علماء کی ایک جماعت اسے خلقی اثمان (سونے چاندی) کی طرح تصور کرتی ہے، اس لئے بدلین پر قبضہ کو مجلس عقد میں ضروری قرار دیتی ہے۔ البتہ یہ حضرات عام طور پر قبضہ کی تعریف کو وسیع کرتے ہوئے ڈرافٹ اور چیک کے حصول کو اصل بدل پر قبضہ کے مترادف قرار دیتے ہیں۔

اسلامک فقہ اکیڈمی کا یہ اجلاس ہر دو مؤقر آراء کو سامنے رکھتے ہوئے طے کرتا ہے کہ دوملکوں کی کرنسیوں کے ادھار تبادلہ میں بہر حال احتیاط برتی جائے، لیکن واقعی حاجت وضرورت کی صورت میں اول الذکر رائے پر عمل کیا جاسکتا ہے۔

☆☆☆